

**210494- کیا کسی کمپنی کو اپنی طرف سے حج بدل کیلئے رقم دے سکتی ہے؟ اسے نہیں معلوم کہ وہ حج صحیح طریقے سے ادا کرتے ہیں یا نہیں؟**

## سوال

سوال : میں ایک دائمی مرض میں بستا ہوں، مرض کی ابھی تک تشخیص نہیں ہو سکی، چنانچہ علاج کا طریقہ بھی دریافت نہیں ہوا کہا، میں نے سنا ہے کہ مکہ میں ایک کمپنی کی ساتھ مل کر فوت شد گان اور بیماروں کی طرف سے حج بدل اور عمرہ بدل کی خدمات فراہم کرتی ہے، لیکن مجھے ابھی تک ان پر کوئی اعتماد نہیں ہے کہ واقعی وہ حج اور عمرہ بدل کرتے ہیں یا نہیں؟ تو کیا میں حج بدل کے بارے میں ان سے رجوع کر سکتی ہوں اگرچہ مجھے ان پر ابھی تک اعتماد نہیں ہے۔

اور اگر معاملہ حقیقت سے عاری ہو یعنی وہ حج صحیح نہ کرتے ہوں تو کیا مجھے اس کا ثواب ملے گا؟ یا میرے ذمہ حج باقی رہے گا؟ اور کیا میں ایک سے زیادہ بار عمرہ یا حج بدل کیلئے ان سے رجوع کر سکتی ہوں؟ اور کیا حج یا عمرہ بدل صرف فرض حج میں ہی ہوتا ہے؟

## پسندیدہ جواب

اول :

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ اللہ رب العزت اور عرش عظیم کا پور دگارا پنے فضل و کرم کے صدقے آپ کو بیماری سے شفایاب فرمائے، اور آپ کی کوئی بیماری باقی نہ چھوڑے۔

ناتقابل شفاف مرض میں بستا شخص کسی دوسرے شخص کو فریضہ حج ادا کرنے کیلئے اپنا نامہ بناسکتا ہے، شرط یہ ہے کہ نمائندہ بننے والے شخص نے اپنی طرف سے حج کیا ہوا ہو۔

مزید کیلئے دیکھیں سوال نمبر : (83765) اور (111794)

دوم :

ان کمپنیوں کے بارے میں اصل تو یہی ہے کہ یہ حج و عمرہ بدل کی خدمات فراہم کرتے ہوئے امامت داری سے کام لیتی ہیں؛ کیونکہ ان کی کمپنی جاری و ساری رہنے کیلئے امامت داری کا ہونا اساسی عضر ہے، اور ان کے مالکان بھی اس بات کو یقینی بنانے کیلئے خوب جدوجہد کرتے ہیں، یہ عام سی بات ہے کہ کسی بھی پراجیکٹ پر کام کرنے والے لوگ ہر اعتبار سے اپنے پراجیکٹ کو مکمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ لوگوں کی توجہ حاصل کریں اور ان کے بارے میں بدگمانی سے بچیں، کہ کمیں لوگ انہیں چھوڑ کر کسی اور کی طرف متوجہ نہ ہو جائیں۔

اصولی طور پر کم از کم ان کے بارے اتنا توازی کہا جا سکتا ہے۔

لیکن پھر بھی آپ کیلئے ضروری ہے کہ آپ اپنی عبادات کیلئے محتاط قدم اٹھائیں، اور فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے صرف اسی شخص کو اپنا نامہ بنانا کر بھیجیں جس کے بارے میں آپکو علم ہو، یا آپ کو غالب گمان ہو کہ وہ کماحتہ حج ادا کرے گا، چاہے یہ بات آپ خود تحقیق کر کے جانیں یا ان کے بارے میں جاننے والے لوگوں کی شہادت پر یقین کریں۔

لہذا اگر آپ اپنی طرف سے مکمل تصدیق کر کے اس نتیجہ پر بچپن کہ آپ کی طرف سے حج بدل کرنے والا امامت دار ہے، تو اس کے بعد آپ کو اس کی تاک میں لگے رہنا ضروری نہیں ہے، کہ آپ اس بات کو یقینی طور پر ثابت کرنے کیلئے تحقیق شروع کر دیں کہ واقعی اس نے ذمہ داری ادا کی ہے یا نہیں، کیونکہ اصولی طور پر جو لوگ ایسے کام کرتے ہیں وہ امامت دار ہوتے ہیں، خصوصاً عبادات کے معاملے میں، تاہم اگر کوئی ایسی بات ملے جس سے ان کی امامت داری میں خلل پیدا ہو تو پھر انہیں امامدار نہیں سمجھا جائے گا۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کستہ ہیں :

"... اس قسم کے مسائل میں اصل یہ ہے کہ جو شخص یہ ذمہ داری لیتا ہے اسے ادا بھی کرتا ہے، عام طور پر ایسے ہی پایا جاتا ہے، اگرچہ ان میں سے کچھ کو خیانت کا الزام بھی دیا جاستا ہے، تاہم اکثریت یہی ہے کہ ذمہ داری ادا کی جاتی ہے، لیکن پھر بھی اگر کوئی احتیاط سے کام لیتے ہوئے مزید تاکید کر لے تو یہ بہتر اور اچھا ہے، اور اس کا تعلق مشکوک چیزوں کو پھوڑ کر یقینی امور اپنانے سے ہو گا" اُنتہی

<http://ar.islamway.net/fatwa/43807>

بہر حال ہم آپ کو ایسی کسی کمپنی سے رجوع کرنے کا مشورہ نہیں دیں گے جن کے بارے میں آپ کو کچھ بھی علم نہیں ہے، اور نہ ہی اس کمپنی کے بارے میں کسی معتبر ذریعے سے توثیق اور اعتقاد کا اشارہ ملتا ہے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ ہر ملک اور شہر سے لوگ سعودی عرب میں موجود ہیں تو اس لئے کو شش کریں کہ آپ اپنے آس پاس کسی ایسے شخص کو ملاش کریں جسے آپ جانتی ہوں اور وہ آپ کی طرف سے حج کرے، یا وہ کسی معتبر اور معتمد شخص کی حج بدل کیلئے ذمہ داری لگائے۔

سوم :

جب مریض کیلئے اپنی طرف سے حج یا عمرہ بدل کروانا شرعی طور پر درست ہے تو مریض شخص کو اپنی طرف سے حج کے تمام اركان ادا کرنے والے شخص کو ہی نمائندہ بنانا چاہیے، لہذا کسی جاہل اور نیمانست کار کو حج بدل کی ذمہ داری مت دے۔

چنانچہ اگر اس نے کسی شخص کو اپنا نمائندہ بنایا اور بعد میں علم ہو کہ وہ شخص امانڈار نہیں تھا، تو پھر حج فریضہ ہونے کی صورت میں یہ معلوم ہوا کہ اس نے کماحتہ صحیح انداز سے حج نہیں کیا، اور ذمہ داری کو بالکل اہمیت نہ دی تو ایسے شخص کو حج کا مکمل خرچ ادا کرنا ہو گا، یعنی وہ شخص اپنے موکل سے وصول کردہ تمام رقم واپس کریں گا، پھر یہ موکل کسی امانڈار کو دوبارہ اپنی طرف سے آئندہ سال حج بدل کرنے کیلئے یہ رقم دیں گا۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے استفسار کیا گیا :

"ایک شخص نے کسی کو امانڈار سمجھ کر اپنی والدہ کی طرف سے حج کرنے کیلئے رقم دی، پھر اسے یہ علم ہوا کہ یہ شخص تو اچھے کام نہیں کرتا، اب وہ اس بارے میں جاننا چاہتا ہے" تو انہوں نے جواب دیا :

"حج بدل کروانے کیلئے امانڈاری، دینداری جانچ لیتا ضروری امر ہے، لہذا اگر مذکورہ حج بدل فریضہ تھا تو اس کے بدلتے میں ایک اور حج کروانے، اور اگر یہ کسی کی طرف سے وصیت تھی کہ اس کی طرف سے حج بدل کروایا جائے، اور اس شخص نے غیر امانڈار ہاتھوں میں حج بدل کیلئے رقم تھادی تو اس کیلئے بہتر یہی ہے کہ وہ اس کے بدلتے میں ایک اور شخص کو آئندہ سال حج بدل کروانے؛ کیونکہ اس نے حج بدل کروانے کیلئے تسلیم سے کام یا اور احتیاط سے کام نہیں کیا، اور اگر نظری حج بدل تھا، کسی کی وصیت وغیرہ نہیں تھی، بلکہ موکل کی طرف سے اجر و ثواب کا حصول مقصود تھا تو اس پر کچھ نہیں ہے، تاہم اگر وہ خود چاہے تو کسی دوسرے شخص کو حج کرواستا ہے" اُنتہی

"مجموع فتاویٰ ابن باز" (420/16)

چارم :

نفلی حج یا عمرہ کیلئے کسی کو اپنا نسب بنانے کے بارے میں اہل علم کی متفقہ آراء ہیں، چنانچہ کچھ اہل علم نفل حج بدل کو جائز قرار دیتے ہیں، بشرطیکہ موکل بڑھاپے یا دامنی بیماری میں بستلا ہو، اور حج بدل کرنے والے نے اپنا فریضہ حج پہلے سے ادا کیا ہوا ہو۔

یہ موقف دائری فتویٰ نمیٹی اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا ہے۔

جبکہ کچھ اہل علم نقلی حج بدل سے منع کرتے ہیں، یہی موقف ابن عثیمین رحمہ اللہ سے مشور ہے۔

مزید کلیئے دیکھیں سوال نمبر: (41732)

ناہم شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا ایک ایسا فتویٰ بھی موجود ہے جس میں انہوں نے ایک لڑکے کو اس کے والد کے مطالبے پر نقلی حج بدل کرنے کی اجازت بھی دی ہے۔

چنانچہ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے استفسار کیا گیا:

"میرے والد نے مجھ سے اس سال یہ مطالبہ کیا ہے کہ میں ان کی طرف سے نفل حج کروں، کیونکہ انہوں نے پہلے بھی ایک حج کیا ہوا ہے، اور ان کی مالی حالت اچھی ہے، لیکن جسمانی طور پر حج کرنے کی استطاعت نہیں ہے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ یہ واضح رہے کہ میں نے اپنا فریضہ حج ادا کیا ہوا ہے۔"

تو شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے جواب دیا:

"اس صورت حال میں حج کرنے پر کوئی حرج نہیں ہے" انتہی "اللقاء الشہری" (21/62) مکتبہ شاملہ کی ترتیب کے مطابق

واللہ اعلم۔